علوم اسلامی:

کتب اربعہ- ایک اجمالی جائزہ

مولانا سید شہوار حسین نقوی

کتب اربعہ- حدیث کی وہ چار کتابیں جن کی سند علماء کے نزدیک قابل وثوق راوی قابل اعتبار، روایت اطمینان بخش اور جامعیت مسلم الثبوت ہے اگر چہ حدیث کے سلسلے میں کثیر تعداد میں کتب موجود ہیں مگر جو مقام وعظمت ان کتب کو حاصل ہے وہ کسی کو حاصل نہیں۔

کتاب الکافی:

یہ کتاب ثقۃ الاسلام ابو جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق کلینی رازی کی گرانقدر تالیف ہے۔ اگر چہ آپ کی تاریخ ولادت پوری طرح واضح ومشخص نہیں ہے لیکن یہ مسلم ہے کہ آپ امام حسن عسکری علیہ السلام کے آخری دور حیات اور طول غیبت صغریٰ میں موجود تھے اور ۳۲۹ھ میں رحلت فرمائی اور آپ کے چند ماہ بعد حضرت علی بن محمد سمری آخری نائب خاص نے رحلت کی۔

شیخ کلینیؒ نے ویسے تو کئی کتابیں تحریر کیں مگر کتاب کافی کو انفرادیت حاصل ہے۔ تمام شیعہ فقہاء اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ کافی شیعوں کی دقیق ترین کتاب ہے۔ یہ کتاب بیس سال کے عرصے میں لکھی گئی۔ اس کتاب کو شہر ری میں تالیف کرنے کے بعد آپ اواخر عمر میں بغداد تشریف لے گئے۔

جب اس کتاب کا تجزیہ کیا جاتا ہے اور اس پر دقیق نظر ڈالی جاتی ہے تو بعض خصوصیات کا اندازہ ہوتا ہے۔ شیخ کلینیؒ چونکہ مولفین اصول اربعماۃ کے معاصرین میں سے ہیں اس بنا پر روایات کی سند بہت کم ہے۔

ابواب کے عناوین دقیق اور سلیس ہیں۔

جس روایت کو ایک باب میں ذکر کیا اسے دوبارہ دوسرے باب میں نقل نہیں کیا۔نقل روایت میں کسی طرح کی بے جا مداخلت اور مبالغہ آرائی سے اجتناب کرتے ہوئے عین الفاظ کو نقل کیا ہے۔

ہر باب کی ابتداء میں جو روایت ذکر کرتے ہیں وہ سند کے اعتبار سے مؤخر روایات سے قوی ہوتی ہیں۔

روایات کی سند کو کامل و مکمل ذکر کیا ہے۔

متعارض روایات کو نقل کرنے سے احتراز کیا ہے۔

کتاب کی ترتیب نہایت عالی ہے چنانچہ کتاب کا آغاز کتاب عقل وجہل سے کیا ہے عقل کو جہل کے مقابل استعمال کرنا نہ کہ علم کے مقابل یہ انتہائی ظریف نکتہ ہے۔بعد ازاں فضیلت علم وعلماء اور اس کے بعد کتاب توحید اور کتاب حجت جس میں نبوت وامامت عامہ وخاصہ کے بارے میں بحث کی گئی ہے۔جس کے بعد اخلاقی اور ترتیبی مباحث کو چھیڑا ہے اور اس کے بعد فروغ دین اور احکام فقہی کا ذکر کیا ہے۔

اصول کافی کے جو مباحث اصول دین اور اخلاقیات پر مشتمل ہیں وہ ۲ جلدوں میں ہیں اور فروغ کافی کے مباحث ۵ جلدوں پر مشتمل ہیں۔روضۃ الکافی جس میں متفرق روایات جمع کی گئی ہیں ایک جلد میں ہے۔روضۃ الکافی کے بارے میں ملا خلیل قزوینی کا خیال ہے کہ یہ ابن ادریس کی تالیف ہے شیخ کلینی کی نہیں۔

میرزا نائینی علیہ الرحمہ نے اس کی سند پر اظہار اطمینان کرتے ہوئے فرمایا ''کافی کی سند روایات پر اعتراض کرنا عاجز شخص کا کام ہے اور بعض لوگوں نے اس حدیث سے '' الکافی کاف شیعتنا سے تمسک اختیار کیا ہے لیکن یہ حدیث سند ومدرک سے خالی ہے۔

کتاب کافی کے سلسلے میں ہونے والے علمی کارنامے:

تصحیح متن علامہ شعرانی اور آقای علی اکبر غفاری نے کافی کے متن کی مخطوطات کی بنیاد پر تصحیح کی ہے۔

اعراب گذاری: آیت اللہ حسن زادہ آملی نے اصول کافی پر اعراب گذاری کی اور جلد اول کے آخر میں رسالہ اضبط المقال فی ضبط اسماء الرجال کا ذکر ہے جس میں راویوں کے اسماء کا صحیح تلفظ پیش کیا گیا ہے۔

مقدمہ: ڈاکٹر حسین علی محفوظ نے ۱۳۷۶ء میں کافی پر چالیس صفحات کا مقدمہ تحریر کیا۔

تعلیمات اور حواشی:

کثیر تعداد میں علماء نے اس پر حواشی تحریر کیے جن میں علامہ مجلسیؒ میر داماد، محمد امین استرآبادی اور علامہ طباطبائی وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

شرحیں:

کتاب کافی کی جو شرحیں لکھی گئیں ہیں ان میں شرح اصول کافی ملا صدرا، شرح ملا صالح مازندرانی، شرح الرواشح السماویہ میر داماد شیخ عبد الحسین مظفر کی الشافی نمایاں ہیں۔

کافی کے اردو تراجم:

مولانا سید محمد بشیر بن حسین بن محمد عابد جونپوری، ترجمہ مولانا سید ظہور الدین صاحب ترجمہ مولانا سید یوسف حسین صاحب امروہوی، ترجمہ الشافی از ادیب اعظم سید ظفر حسن امروہوی وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

فارسی تراجم:

ترجمہ شیخ عباس بن موسیٰ حاجی تہرانی، ترجمہ سید جواد مصطفوی وغیرہ نمایاں ہیں۔

کافی پر رجالی بحثیں:

رجال کافی آیت اللہ بروجردی مرحوم، البیان البدیع سید حسن صدرؒ معرفۃ الاحوال شفتی وغیرہ۔

کافی کی فہرستیں:

۱۔ مفہرس الکافی وابوابه واحادیثه علاء الملک بن عبد القادر

۲۔ فہرست ابواب فروع الکافی محمد طالب بن حیدر اصفہانی۔

▼ ▼ ▼

من لا یحضرہ الفقیہ۔

یہ کتب اربعہ کی دوسری کتاب ہے۔ ابو جعفر محمد بن علی ابن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی معروف بہ شیخ صدوق نے تالیف کیا۔ آپ ۳۰۶ھ میں امام زمانہ ارواحنا لہ الفداء کی دعا سے قم میں متولد ہوئے اور ۳۸۱ھ میں شہرری میں وفات پائی آپ نے روایات کی جمع آوری کے سلسلے میں نیشاپور، مشہد، سرخس، بخارا، استرآباد، جرجان، سمرقند، بغداد، کوفہ، مکہ، مدینہ، کی طرف مسافرت کی اور تقریباً تین سو کتابیں تحریر کیں۔ شیخ صدوقؒ نے ۳۶۸ھ میں شہر ایلاق کا سفر کیا وہاں شریف الدین محمد بن حسن بن اسحاق سے ملاقات ہوئی اور کتاب من لا یحضرہ الطبیب محمد بن زکریا رازی کا ذکر چھڑ گیا شریف الدین نے آپ سے فرمائش کی ایک کتاب حلال و حرام کے بارے میں لکھئے اور اس کا نام ''من لا یحضرہ الفقیہ'' یعنی جس کے یہاں فقیہ حاضر نہ ہو'' رکھئے چنانچہ شیخ صدوق نے یہ کتاب ان کی فرمائش پر لکھی۔ اس کتاب کی متعدد

خصوصیات ہیں۔

شیخ نے اختصار کے مدنظر سند روایات کو حذف کردیا ہے اور کتاب کے آخر میں مشیخہ مرتب کی ہے جس کے ذریعہ سند روایات کو پہچانا جاسکتا ہے۔

اس کتاب کو عمل کرنے کے لئے تالیف کیا گیا ہے۔ آپ نے صرف انہی روایات کو نقل کیا ہے جس کی بنیاد پر فتویٰ دیتے تھے۔ اس کی تمام روایتیں مشہور کتابوں سے لی گئی ہیں۔ متعارض روایات کو نقل نہیں کیا۔ اس کتاب میں بعض نادر فتاویٰ بھی ذکر کیے گئے ہیں جیسے معصم شخص کیلئے بغیر تحت الحنک کے نماز پڑھنا جائز نہیں۔ قنوت ہر نماز میں واجب ہے، وغیرہ یہ کتاب تمام فقہی ابواب پر مشتمل ہے چار جلدوں میں مجموعاً ۵۹۲۰ احادیث ہیں پہلی جلد میں ۱۵۷۳ دوسری جلد میں ۱۶۴۲، تیسری جلد میں ۱۷۵۲ چوتھی جلد میں ۹۵۳ حدیثیں موجود ہیں۔

علامہ تقی مجلسیؒ نے اس کتاب کی عربی شرح روضۃ المتقین اور فارسی شرح اللوامع القدسیہ لکھیں اور تقریباً دس شرحیں مشیخہ من لا یحضرہ الفقیہ پر لکھی گئی ہیں۔

اردو تراجم:

ترجمہ مولانا اعجاز حسن امروہوی، ترجمہ مولانا امداد صاحب قابل ذکر ہیں۔

۳۔۴ تہذیب الاحکام واستبصار:

ان دونوں کتابوں کے مؤلف شیخ الطائفہ ابو جعفر محمد بن حسن طوسی (۳۸۵ھ۔۴۶۰ھ) ہیں۔ شیخ نے ۴۰۸ھ میں تقریباً تیئیس سال کی عمر میں خراسان سے بغداد کا سفر کیا اور پانچ سال تک شیخ مفید کے درس میں شرکت کرتے رہے۔ شیخ مفیدؒ کی وفات کے بعد رمضان ۴۱۳ھ میں سید مرتضیٰ علم الھدیٰ کے درس میں حاضر ہوئے۔ سید کی وفات کے بعد ۴۳۶ھ میں شیخ طوسیؒ شیعوں کے عظیم مرجع بن کر ابھرے۔ ۴۴۸ھ میں بغداد میں فتنہ وفساد برپا ہوا تو آپ نجف اشرف تشریف لے آئے اور حوزہ علمیہ نجف کی بنیاد رکھی۔

کتاب تہذیب شیخ مفید کی کتاب مقنعہ کی شرح ہے جسے شیخ طوسی نے ۲۵ سال کی

عمر سے لکھنا شروع کیا تھا۔

یہ دونوں کتابیں متعدد خصوصیات کی حامل ہیں۔

جب ۴۴۷ھ میں سلجوقیوں کا پہلا بادشاہ طغرل بیگ بغداد میں وارد ہوا اور کرخ کا عظیم کتابخانہ نذر آتش کیا گیا جس کے سبب احادیث کا عظیم ذخیرہ خاکستر ہوگیا تو شیخ کو فکر لاحق ہوئی اور آپ نے جمع حدیث کا کام شروع کیا۔

آپ نے متعارض روایات کو بھی پیش کیا ہے مگر جن روایتوں کو صحیح سمجھتے تھے انھیں شروع میں اور جنہیں ضعیف سمجھتے تھے انھیں آخر باب میں ذکر کیا۔

ان دونوں کتابوں کی روایات معمولاً معلق ہیں یعنی سند کا کچھ حصہ نقل کیا اور کچھ حذف کردیا اور محذوف حصہ کتاب کے آخر میں لکھا ہے جس سے محذوف کو پہچانا جاسکتا ہے۔

تہذیب الاحکام:

یہ کتاب طہارت سے شروع ہوئی اور دیات پر ختم ہوگئی۔ جس میں ۲۲ کتاب اور ۲۹۳ ابواب اور ۱۳۹۸۸ حدیثیں پائی جاتی ہیں یہ کتاب سید حسین خراسانی کی تصحیح کے ساتھ دس جلدوں میں شائع ہوچکی ہے اس کے بھی کئی زبانوں میں ترجمے ہوچکے ہیں یہ علمی ذخائر ہزاروں سال سے تشنگان حدیث کو سیراب کررہے ہیں اور انشاء اللہ آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔

❀❀❀